عید سے پہلے فطرہ دیا اور عید والے دن گندم کا ریٹ بڑھ گیا تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: JTL-1597 تاریخ: 18-03-2024

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی گندم کے ریٹ کا اعتبار کرتے ہوئے صدقہ فطر کرنسی کی صورت میں عید سے پہلے ادا کر دیتا ہے اور گندم کا ریٹ عید والے دن طلوع صبح صادق سے قبل ہی بڑھ جاتا ہے تو کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو جائے گا یا جتنی کمی ہوئی اس کو پورا کرنا ہو گا؟

نوٹ: گندم کا ریٹ حدیث پاک میں بیان کی گئی دیگر اجناس سے کم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صدقہ فطر اگر قیمت کی صورت میں ادا کیا جائے تو اس میں صدقہ فطر واجب ہونے کے وقت جو قیمت ہے اس کا اعتبار کیا جاتا ہے اور صدقہ فطر عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے، تو اس وقت کی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا، لہٰذا جتنی مقدار میں کمی آئے اسے ادا کرنا ضروری ہے اور جو پہلے ادا کیا وہ بھی درست ہو گیا جبکہ صدقہ فطر کی بقیہ شرائط پائی جائیں۔

محیط برہانی میں ہے: "یجوز تعجیلھا قبل یوم الفطر بیوم او یومین فی روایۃ الکرخی وعن ابی حنیفۃ لسنۃ او سنتین" ترجمہ: امام کرخی رَحِمَہُ اللہُ کی روایت کے مطابق صدقۂ فطر، عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کرنا، جائز ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَہُ اللہُ کے نزدیک ایک یا دو سال پہلے ادا کرنا، جائز ہے۔ (محیط برھانی، کتاب الصوم، ج2، ص589، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:" عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔...... فطرہ کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جبکہ وہ شخص موجود ہو، جس کی طرف سے ادا کرتا ہو اگرچہ رمضان سے پیشتر ادا کر دے اور اگر فطرہ ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا پھر ہو گیا تو فطرہ صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔"

(بہارشریعت، ج01، حصہ5، ص935، 939، مکتبۃالمدینۃ، کراچی)

کفارہ وغیرہ سے متعلق در مختار میں ہے: "(وجاز دفع القيمة في زكاة وعشر وخراج وفطرة ونذر و كفارة غير الإعتاق) وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالا: يوم الاداء "ترجمہ: زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، نذر کی ادائیگی میں اور اعتاق یعنی غلام آزاد کرنے والے کفارہ کے علاوہ ہر طرح کے کفارے میں قیمت ادا کرنا، جائز ہے اور قیمت ادا کرنے میں مذکورہ چیزیں لازم ہونے کے دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا اور صاحبین کی رائے کے مطابق یوم ادا کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔

(درمختارمع ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج3، ص250، مطبوعہ کوئٹہ)

روزوں کے فدیوں سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں:" قیمت میں نرخ بازار آج کا معتبر نہ ہو گا جس دن ادا کر رہے ہیں، بلکہ روز وجوب کا مثلاً اُس دن نیم صاع گندم کی قیمت دو آنے تھی آج ایک آنہ ہے تو ایک آنہ کافی نہ ہو گا۔ دو آنے دینا لازم، اور ایک آنہ تھی اب دو آنے ہو گئی تو دو آنے ضرور نہیں ایک آنہ کافی۔" فی الدرالمختار جاز دفع القیمہ فی زکوٰۃ وعشر وخراج وفطرۃ ونذرو کفارۃ غیر العتاق وتعتبر القیمۃ یوم الوجوب وقالا یوم الاداء "(اس کا ترجمہ ماقبل عبارت میں گزر چکا۔)

(فتاویٰ رضویہ، ج10، ص531، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ایک صدقہ فطر متعدد افراد کو ادا کرنا جائز ہے۔ چنانچہ متن تنویر وشرح در میں ہے:"(وجاز دفع کل شخص فطرته الی) مسکین او (مساکین علی) ماعلیہ الاکثر..... کتفریق الزکاۃ"صدقہ فطر ایک یا ایک سے زائد مساکین کو دینا جائز ہے اسی پر اکثر علماء ہیں ...... جیسا کہ زکوۃ

متفرق طور پر ادا کرنا جائز ہے۔ **(تنویر الابصار والدر المختار، جلد3، صفحہ377، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدقہ فطر ادائیگی کے معاملے میں زکوۃ کی طرح ہے تو جس طرح زکوۃ متفرق طور پر ادا کرنا، جائز ہے، لہٰذا صدقہ فطر بھی متفرق طور پر ادا کیا تو ادا ہو جائے گا۔ چنانچہ بہار شریعت میں ہے:" مالک نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکاۃ دے سکتا ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکاۃ میں دیتا رہے، ختم سال پر حساب کرے، اگر زکاۃ پوری ہو گئی فبہا اور کچھ کمی ہو تو اب فوراً دیدے، تاخیر جائز نہیں کہ نہ اُس کی اجازت کہ اب تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے، بلکہ جو کچھ باقی ہے کُل فوراً ادا کر دے اور زیادہ دے دیا ہے تو سال آئندہ میں مُجرا (مائنس) کر دے۔"

(بہار شریعت، جلد01، حصہ5، صفحہ891، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

متن تنویر و شرح در میں ہے:" صدقة الفطر كالزكوٰة فی المصارف وفی كل حال"

ترجمہ: صدقہ فطر مصارف اور تمام احوال میں زکوٰۃ کی طرح ہے۔

اس کے تحت حاشیہ ردالمحتار میں ہے:"لیس المراد تعمیم الاحوال مطلقا من كل وجه .... بل المراد فی احوال الدفع الى المصارف" ترجمہ: یہاں تمام احوال میں مطلقا برابری مراد نہیں ہے بلکہ مصارف کو دینے کے لحاظ سے حکم مراد ہے۔

(تنویر الابصار والدر المختار و ردالمحتار، جلد3، صفحہ379، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

07 رمضان المبارک 1445ھ/18 مارچ 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے